انڈونیشیا- نیوماڈرن اسلامی تصور میں اجتہاد اور اختراع

معاصر اسلام میں متن، انتخاب اور سیاق و سباق کے حوالے سے اجتہاد کے تین ماڈلوں کے مختصر سے جائزہ کے ساتھ مضمون میں اس ماحول کا نقشہ کھینچا گیا ہے، جس میں یہ ماڈل کام کرتے ہیں۔ مضمون کا بڑا مقصد انڈونیشیا کے نیوماڈرن مسلمانوں کی طرف سے سیاق و سباق کے ماڈل کا جائزہ لینا ہے اور اس میں ان کے بڑے مسائل کی نشاندہی اور اصلاحی ایجنڈے کی نوعیت پر روشنی ڈالنا ہے، جس کی وہ پیروی کر رہے ہیں۔ اگرچہ بہت سے مسلمان اس ایجنڈے پر عمل درآمد کو مشکوک حتی کہ خطرناک سمجھتے ہیں، اس کے باوجود یہ انڈونیشیا میں متعارف ہو رہا ہے۔ خاص طور پر نوجوان نسل میں جسے روایتی اسلامی علم اور جدید مغربی تعلیم کو ملانے کا موقع میسر آیا ہے۔ جائزے کی بنیاد وہ انٹرویو ہیں جن کا اہتمام ۱۹۹۵ء میں دو سرکردہ مسلمان دانشوروں نیوماڈرن مفکر نورخلش مجید اور سب سے بڑی اسلامی تنظیم نہضۃ العلماء کے رہنما عبدالرحمٰن وحید نے جکارتہ میں کیا تھا۔

Abdullah Saeed, "Ijtihad and Innovation in Neo-Modernist Islamic Thought in Indonesia", *Islam and Christian-Muslim Relations*, 8:3 (1997), pp. 279-295

اسلام میں عورت کا دکھ

مسلم معاشروں میں ابھی تک عورت کے حوالے سے جو پہلو مغرب میں کھٹکتے ہیں ان میں، مرد کو ایک سے زائد شادیوں کی اجازت، عورت کی مرد کے مقابلے میں گواہی کو کمتر خیال کرنا، مرد کے مقابلے میں عورت کو وراثت میں کمتر حصہ، سر سے پاؤں تک پردہ، سعودی عرب میں عورت کے لیے کار چلانے پر پابندی کے موضوعات شامل ہیں۔ مضمون میں ان موضوعات کے حوالے سے عاصمہ جہانگیر، پروفیسر غفور احمد، ویمن افیئرز کی سیکرٹری مہتاب چنا، شاعرہ اور ادیبہ فہمیدہ ریاض، انسانی حقوق کی ایک اور سرکردہ علمبردار پاکستان انسانی حقوق کمیشن کی سیکرٹری جنرل زہرہ یوسف اور کراچی یونیورسٹی کے استاد عباس حسین کے خیالات شامل ہیں۔

Ahmar Mustikhan and Massoud Ansari, "Women's Woes Under Islam", *The World & I*, (Feb.1998),